حال ماضی کے آئینہ میں
قسطنطنیہ کی ناکامیاں

مولانا سعید احمد اکبر آبادی

ہماری
ناکامیوں کے اسباب

ع ۔ دانا ظلمنا فابتلینا بظالم

جس طرح اندلس کی فتح سے اسلامی فتوحات کی تاریخ میں ایک نئے اور شاندار باب کا اضافہ ہوتا ہے۔ جو مسلمانوں کے سیاسی عروج کی ایک روشن دلیل ہے۔ اسی طرح مشرقی رومن امپائر کے دارالسلطنت قسطنطنیہ کے معرکہ میں مسلمانوں کی ناکامیاں بھی اپنے اندر عبرت و بصیرت کی بہت سی داستانیں رکھتی ہیں۔ اندلس کی فتح کے ساتھ اس ناکامی کا حال پڑھ کر اندازہ ہوگا کہ اس زمانہ میں کس طرح اسلامی فتوحات کی وسعت کے باوجود زوال و انحطاط بھی ساتھ ساتھ چل رہے تھے، گویا جسم بہ ظاہر بہت توانا اور فربہ تھا مگر روح اندرونی طور پر اضمحلال پذیر ہو رہی تھی۔ اس لئے کبھی کبھی کسی مادی ناکامی کی شکل و صورت میں اس کا ظہور ہوتا ہی رہتا تھا۔

قسطنطنیہ کے محاصرہ میں مسلمانوں کو جو مسلسل ناکامیاں اٹھانی پڑی تھیں۔ وہ کوئی ایسی معمولی چوٹ نہ تھی جس کا اثر امتدادِ ایام کے ہاتھوں مٹ جاتا۔ بلکہ اسلامی فوج کے دل و جگر پر ایک ایسا داغ تھا، جو رہ رہ کے ابھرتا تھا۔ اور ان کو بیقرار کر جاتا تھا۔ سلیمان بن عبدالملک کے دور کی ناکامی ایسی حوصلہ شکن تھی کہ اس کے بعد سے نویں صدی ہجری کے نصف ثانی تک یہ مہم سر نہ ہو سکی یہاں تک کہ ۸۵۳ھ میں یعنی مذکورہ بالا معرکہ سے کامل آٹھ سو سال بعد ترکوں نے اس کو فتح کیا۔ اس میں ذرا شبہ نہیں کہ اگر اس وقت مسلمان قسطنطنیہ کو فتح کرنے میں کامیاب ہو گئے ہوتے تو آج یورپ کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا اور کون کہہ سکتا ہے کہ مصر و شام و عراق کی طرح یہاں کی آبادی کا بھی اکثر و بیشتر حصہ فرزندانِ توحید پر مشتمل نہ ہوتا لیکن

یرید المرء ان یعطی مناہ ویابی اللہ الا ما یشاء

آدمی چاہتا ہے کہ اس کو اس کی مراد مل جائے۔ لیکن اللہ وہی کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔

مؤرخین نے ان اہم معرکوں میں ناکامی کے مختلف وجوہ اسباب بیان کئے ہیں مثلاً ایک یہ کہ عربوں کو بحری جنگ کا کامل تجربہ نہ تھا۔ ۲۔ مسلمہ بن عبدالملک نے عموریہ کے گورنر لیو پر اعتماد کر کے غلطی کی اور اُسے اپنا ہمراز بنا لیا۔ ۳۔ موسم کی شدت عربوں کے لئے ناقابلِ برداشت تھی۔ ۴۔ رومیوں کے پاس طاقت و قوت زیادہ تھی اور اسلحہ بھی بعض نئی قسم کے تھے۔

مادی اعتبار سے یہ اسباب مسلمانوں کی ناکامی میں موثر ہو سکتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان اسباب کے علاوہ ناکامی کا سب سے بڑا سبب یہ تھا کہ مسلمان امراء جو اس وقت اسلامی فوج میں نمایاں اثر رکھتے تھے روحانی اعتبار سے کسی بڑی عظمت کے مالک نہیں تھے، تشدد، جبر و ظلم، استبداد اور سخت گیری خلفاء سے لے کر معمولی درجہ کے عمال و ولاۃ تک، کا شیوہ تھی۔ مسلمان تو مسلمان خود غیر مسلم بھی اس راز کو محسوس کرتے تھے۔ چنانچہ قسطنطنیہ کے مسیحی بادشاہ نے چوتھی صدی ہجری میں خلیفہ عباسی کے نام جو ایک منظوم خط عربی میں لکھا تھا اس میں وہ کہتا ہے ۔

الا شمروا یا اهل بغداد ویلکم — فملککم مستضعف غیر دائم

فعودوا الی ارض الحجاز اذلة — وخلوا بلاد الروم اهل المکارم

ملکنا علیکم حین جار قویکم — وعاملتم بالمنکرات العظائم

قضاتکم باعوا جهاراً قضاءهم — کبیع ابن یعقوب ببخس دراهم

ترجمہ: اے اہل بغداد تمہارے لئے تباہی ہے تم بھاگنے کیلئے مستعد ہو جاؤ۔ کیونکہ تمہارا ملک ضعیف اور ناپائیدار ہے۔ تم ذلیل ہو کر ارض حجاز کیطرف واپس چلے جاؤ اور ذی عزت رومیوں کے شہروں کو خالی کر دو۔ ہم تم پر غالب اسوقت ہوئے جبکہ تمہارے قوی نے ضعیف پر ظلم کیا اور تم اعمال شنیعہ کرنے لگے۔ تمہارے قاضی اپنے فیصلوں کو اسطرح بیچنے لگے جسطرح یوسف علیہ السلام چند دراہم میں بیچے گئے تھے۔

خلیفہ عباسی نے ان اشعار کا جواب اس زمانہ کے مشہور عالم اور ادیب قفال مروزی سے لکھوایا تھا۔ دیکھئے جواب میں کس صفائی کے ساتھ امر حق کا اعتراف کیا گیا ہے۔ فرماتے ہیں ۔

وقلتم ملکنا بجور قضاتکم — وبیعهم احکامهم بالدراهم

وفی ذالک اقرار بصحة دیننا — وانا ظلمنا فابتلینا بظالم

ترجمہ: تم کہتے ہو کہ ہم (عیسائی) اس وجہ سے تم پر غالب آ گئے کہ تمہارے قاضی ظلم کرتے تھے اور وہ اپنے فیصلوں کو دراہم کے بدلہ میں فروخت کر دیتے تھے۔ ہاں یہ صحیح ہے۔ لیکن اس میں تو ہمارے دین کی سچائی کا اقرار ہے۔ کہ ہم نے ظلم کیا تو ہمارا واسطہ ظالموں سے پڑ گیا۔

سلیمان بن عبدالملک کے عہد میں محاصرۂ قسطنطنیہ کے ناکام ہونے سے دو سو برس بعد ایک عیسائی بادشاہ نے مسلمانوں کی ناکامی کا جو سبب بتایا تھا۔ یعنی عمال و حکام کا ظلم و جور اور دین قیم کے احکام سے انحراف دیکھئے یہ کسطرح مسلمانوں کی پوری تاریخ میں شروع سے آخر تک کار فرما رہا ہے۔ بابر نے ہندوستان پر پے در پے حملے کئے مگر جب تک وہ ۔ نوروز و نو بہار و مے و دلبرا خوش است بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست پر عامل رہا فتح حاصل نہ کر سکا۔ پھر جب اس نے پیمانہ و سبو کو توڑ کر ان تمام رندانہ بد مستیوں سے توبہ کر لی تو فتح و ظفر نے بھی آگے بڑھ کر اس کے قدم چوم لئے۔

■■